© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

ساقی ہے میکدہ ہے شراب کہن نہیں
اب کیا پئیں کہ جلوۂ توبہ شکن نہیں

نیرنگیِ مجاز کا یہ بھی ہے اک فریب
پروازِ رنگ و بو ہے بہارِ چمن نہیں

کانٹوں کی سادگی میں بھی لاکھوں بناؤ ہیں
کچھ گُل ہی صحنِ باغ میں گل پیرہن نہیں

جلووں سے بزمِ طور کے کیا واسطہ ہمیں
کیا دل کا داغ شمعِ سرِ انجمن نہیں

جھکتی ہے اس لئے درِ دل پر جبینِ شوق
دل بھی ہے کعبہ بُتکدۂ برہمن نہیں

مایوسیوں کی ظلمتیں چھائی ہیں ہر طرف
غربت کی شام ہے مری صبحِ وطن نہیں

دیر و حرم ہوں دشت و چمن ہوں کہ بزمِ دوست
دل کو سکوں کہیں ترے چرخِ کہن نہیں

کرتا ہے خیر مقدمِ فصلِ بہار کون ؟
کوئی چمن میں واقفِ رسمِ کہن نہیں

اک موجِ شعلہ پر یہ پتنگوں کا اضطراب
رقصِ خودیِ عشق ہے دیوانہ پن نہیں

گرمِ سفر رہوں نہ کیوں میں راہِ عشق میں
منزل نہیں کہیں، میرا کوئی وطن نہیں

در پردہ دیکھتا ہوں مگر دیکھتا تو ہوں
جلوہ ہے کونسا جو ترا پیرہن نہیں

ہیں اشکِ خوں سے تیلیاں رشکِ بہارِ گل
کہتا ہے کون میرے قفس میں چمن نہیں

پنہاں حقیقتیں ہیں پسِ پردۂ مجاز
بُت آشنا ابھی نگہِ برہمن نہیں

باقی نہیں کہیں اثرِ دعوتِ خلیلؑ
بت گر تو ہر طرف ہیں کوئی بُت شکن نہیں

ناکامیِ وفا سے نہ مایوس ہو الم
ہے مژدۂ بہار شکستِ چمن نہیں

© rasailojaraid.com